رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | جمعرات ۱۱ رجب ۱۴۰۲ھ، ۶ ہجرت ۱۳۶۱ ہش، ۶ مئی ۱۹۸۲ء | نمبر ۹۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۵ ہجرت مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"ضعف کی شکایت ابھی ہے"

احباب جماعت حضور کی جلد کامل شفایابی کے لئے درد و الحاح کے ساتھ مسلسل دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ سے ہر تکلیف کو دور رکھے اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ واشنگٹن کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا کامیاب انعقاد

اجلاس کی صدارت مالی کے سفیر ہز ایکسی لینسی ماکی کوریسی ایگی باؤٹال نے کی:

اسلامی تعلیم سے روشناس کرانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے

حاضرین جلسہ سے پُراثر خطاب کے دوران مشہور امریکی مفکر جناب مائیکل ڈن کا اظہار خیال

جماعت احمدیہ واشنگٹن ڈی سی (امریکہ) کے زیر اہتمام مورخہ ۱۷ جنوری ۸۲ء کو ورجینیا سٹیٹ کے ایک خوبصورت ہوٹل "رمادان" میں خالص اسلامی روایات کے مطابق جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کامیاب انعقاد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مالی کے سفیر ہز ایکسی لینسی ماکی کوریسی ایگی باؤٹال کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر جناب حسین عبدالعزیز صاحب، امریکہ کے مبلغ و مشنری انچارج محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب اور مالی کے سفیر جناب ماکی کوریسی ایگی باؤٹال کے علاوہ مشہور امریکی مفکر پروفیسر اور مصنف جناب مائیکل ڈن نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ فاضل مقررین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرکے آپؐ کے برپا کئے ہوئے حسین انقلاب پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی اس موقعہ پر امریکی پروفیسر جناب مائیکل ڈن نے خاص طور پر اس کا ذکر کیا کہ آج کی بیشتر دنیا آپؐ کی لائی ہوئی حسین تعلیم سے واقف نہیں اس لئے اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ آپؐ کی اس تعلیم سے دنیا کو روشناس کرایا جائے اور اس کا سب سے مؤثر طریق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو شرح و بسط سے بیان کیا اور پھیلایا جائے۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس پُرکیف روحانی تقریب کے وقت درجۂ حرارت صفر سے بھی کہیں کم تھا مگر اسکے باوجود حاضری بڑی خوشکن تھی۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم منور احمد سعید صاحب نے کی۔ اس کے بعد صدر جماعت احمدیہ واشنگٹن ڈی سی جناب مبشر احمد صاحب نے اجلاس میں شریک مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس اجلاس کی غرض و غایت بتاتے ہوئے جماعت احمدیہ سے حاضرین کو متعارف کرایا۔

سب سے پہلی تقریر جناب حسین عبدالعزیز صاحب کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلو سامعین کے سامنے پیش کرکے ثابت کیا کہ آپ کا ہر قول و عمل قرآن سے مطابقت رکھتا تھا اور آپ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ قرآن کی عملی تفسیر تھا۔ آپ نے بتایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بلند اخلاق، اعلیٰ کردار اور صلہ رحمی کے ذریعہ لوگوں کے دل جیت لئے اور عرب کی کایا پلٹ کر رکھ دی

اس کے بعد ایک امریکی پروفیسر مفکر اور مصنف مسٹر مائیکل ڈن نے "مغرب اور مسلمانوں کے رسول" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر کا آغاز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سے کیا اور بتایا کہ مغرب کے ایک مصنف نے ایک کتاب "دنیا کی سو سب سے بڑی ہستیاں" لکھی ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے نمبر پر رکھا

(باقی صفحہ پر)

ربوہ ۵ ہجرت مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ "بلڈ پریشر تو ٹھیک ہے مگر کمزوری ہے"

احباب جماعت حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں تا اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپ کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

برادرم عزیزم مکرم عبدالوہاب احمد صاحب مبلغ مقیم مورو گورو تنزانیہ کا بیٹا عزیزم خالد سجاد بعمر سوا سال ایک ماہ سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہے بچہ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین۔ (بشارت بشیر۔ نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ)

• خاکسار کی اہلیہ کو کافی عرصہ سے کھانسی اور سانس کی تکلیف ہے آج کل زیادہ ہو گئی ہے۔ تھوڑا سا چلنے یا کام کرنے سے اکھڑنے لگتا ہے احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل الٰہی انوری دارالبرکات ربوہ)

• خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۹ مارچ ۱۹۸۲ء کو مکرم محمد اکرم صاحب عمر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ سمندری کے ہاں پہلا فرزند عطا فرمایا ہے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "محمد عثمان" تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور دین و دنیا میں ترقی کے لیے دعا فرمادیں۔

عبدالسمیع خاں سمندری ضلع فیصل آباد۔

کیا آپ چندہ عام و حصہ آمدہ چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں۔ (ناظر بیت المال آمد)

احمدی طلباء اور والدین وعدہ کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کیلئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لے کر پی۔ ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) مجھے خط لکھے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مارچ ۱۹۸۱ء)

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

آل ربوہ کبڈی ٹورنامنٹ

۷-۸-۹ مئی بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار آل ربوہ فلڈ لائٹس کبڈی ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے۔ احباب اور کھلاڑیوں سے شرکت کی استدعا ہے۔

(ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ رجب ۱۴۰۲ھ

۶۰ ہجرت ۱۳۶۱ ہش

حقیقی ایمان اور اس کے طیب و شیریں ثمرات

حقیقی ایمان میں ایک ناقابل بیان حلاوت ہوتی ہے۔ مومن کو یہ حلاوت ایمان کے ایک لازمی تقاضا کے طور پر نیک اعمال بجا لا کر حاصل ہوتی ہے۔ اس حلاوت کا کوئی دنیوی لذت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس راہ میں اگر ایک حقیقی مومن کو دُکھ اور تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑے تو وہ دُکھ اور تکلیف اسے بجائے خود ایک خوشی اور راحت پہنچانے کا موجب بن جاتی ہے۔ دنیا والے سمجھتے ہیں کہ وہ مومن کو دُکھ اور تکلیف میں مبتلا کر کے عذاب میں مبتلا کر رہے ہیں لیکن وہ اپنی جگہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دُکھ اور تکلیف اٹھا کر ایک راحت محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ دنیا والے اس راحت کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔

مومنوں کو جب مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ قطعاً ہراساں نہیں ہوتے اور نہ وہ کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے دل اپنی جگہ اس یقین سے لبریز ہوتے ہیں کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اگر لوگ انہیں نقصان پہنچانے کے لئے باہم گٹھ جوڑ کر لیں اور ان کے خلاف منصوبے بنانے لگیں تو ان کا ردّ عمل ان آیات کے عین مطابق ہوتا ہے۔

فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ (آل عمران آیت ۱۷۴)

ترجمہ:- اس (یعنی مخالفوں کے گٹھ جوڑ) نے ان کے ایمان کو اور بھی بڑھا دیا اور انہوں نے کہا کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

اور معاملہ جب گٹھ جوڑ اور مخالفانہ منصوبوں سے آگے بڑھ کر خطرہ فی الحقیقت آنکھوں کے سامنے آموجود ہو اور مومنوں کو بظاہر حالات اپنی ہستی کالعدم ہوتی نظر آنے لگے تو بھی

مَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۳)

کی رُو سے ان کا ایمان اور اطاعت کا جذبہ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں

ہے سرِ راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں گو بڑا گرداب ہے

یہ سب کرشمہ ہوتا ہے حقیقی ایمان اور اعمال صالحہ کا۔ انتہائی مہیب خطرات میں بھی حقیقی مومن اپنے ایمان کے بل پر دم نقد بہشت میں ہوتے اور لذت اٹھا رہے ہوتے ہیں ایسے اوقات میں دُکھ تو انہیں پہنچتا ہے اور جسم ان کا تکلیف محسوس کرتا ہے لیکن اس بات پر یقین کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہماری مدد کو دوڑا آ رہا ہے انہیں دُکھ اور تکلیف کا احساس نہیں ہونے دیتا بلکہ اس یقین کی بدولت مصیبت اور تکلیف کے اوقات میں ان کے اندر اطمینان و سکینت اور بشاشت کے چشمے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ دنیا والے ان چشموں سے بے خبر ہوتے ہیں لیکن وہ خود ان سے سرور حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ ایمان کی اس حلاوت اور اس کے ان طیب و شیریں ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) فرماتے ہیں:-

"انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔ ایسا ایمان اسے حضرت مسیحؑ کی طرح صلیب پر چڑھ جانے سے بھی نہیں روکتا وہ خدا کے لئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں بھی پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی رضاء کو رضائے الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ جو علیم بذات الصدور ہے اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور اسے صلیب پر سے بھی زندہ اتار لیتا ہے اور آگ میں سے بھی صحیح سلامت نکال لیتا ہے۔ مگر ان عجائبات کو وہی لوگ دیکھا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۶)

بلا تبصرہ

"ہماری اصل خامی ـــــ قول و عمل میں تضاد"

روزنامہ "نوائے وقت لاہور" کے "ملّی ایڈیشن" بابت ۲۹ اپریل ۱۹۸۲ء میں جناب گل محمد فیضی کا ایک مضمون "نفاذ اسلام کا عمل" شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون نفاذ اسلام سے متعلق متعدد سوالوں کے ان جوابات پر مشتمل ہے جو معروف عالم جناب پیر کرم شاہ الازہری نے دیئے ہیں۔ مضمون نگار نے ایک سوال میں یہ دریافت کیا تھا کہ نفاذ اسلام میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہونے کی اصل وجہ کیا ہے اور خامی کس جگہ ہے؟ اس اور اسی نوعیت کے دیگر سوالات کا انہوں نے جو تفصیلی جواب دیا اس کا ایک حصہ بلا تبصرہ ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

"میرے نزدیک ان تمام سوالات کا ایک ہی صحیح جواب ہے یعنی قول و عمل میں تضاد۔ جب تک قول و عمل میں ہم آہنگی اور یکسانیت پیدا نہیں ہوتی، نہ کوشش کرنے والوں کی کوششوں کو مخلصانہ کہا جا سکتا ہے اور نہ ان کوششوں سے دل خواہ نتائج رونما ہو سکتے ہیں۔ بات کتنی ہی وزنی ہو اپنے کہنے والے کے قول و عمل میں تضاد کے باعث اس کی اہمیت اور تاثیر ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔

ہم نے پاکستان میں نظام مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے نفاذ کا جو پروگرام مرتب کیا تھا اور اس کے نتیجہ میں جس خوشحال، بلند کردار، اولوالعزم، محنت کش، فرض شناس اور ہر دم بلند سے بلند تر مقام کی طرف محو پرواز رہنے والے معاشرہ کا خواب دیکھا تھا۔ ابھی تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہوا تو اس کی ذمہ داری ملّت کے تمام طبقات پر عائد ہوتی ہے جس میں عوام اور خواص دونوں کی کوتاہ اندیشیوں اور زیاں کاریوں کا دخل ہے۔ جب کوئی شخص نظام اسلام کا نعرہ لگاتا ہے تو عوام پروانوں کی طرح اس نعرہ لگانے والے کے ارد گرد ہجوم کر آتے ہیں ..... لیکن جب اس نظام کے عملی نفاذ کا وقت آتا ہے تو اس وقت ہماری پس و پیش اور بے دلی دیکھنے والوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ جس دین کی محبت میں ہم نے سر دھڑ کی بازی لگا دی تھی اب اس دین کے احکامات پر عمل پیرا ہونے میں یہ کم کوشی بلکہ بے اعتنائی بڑی المناک ہوتی ہے۔ اس لئے ملت کا ہر فرد اپنے اپنے منصب اور معاشرہ میں اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے اس بات کا ذمہ دار ہے کہ وہ قول و فعل کے اس تضاد کی دلدل سے جلد از جلد باہر نکلے اور اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کو اپنا شعار بنائے۔ یہ درست ہے کہ بعض لوگوں کی زندگیاں دوسروں کے لئے نمونہ ہوتی ہیں۔ لوگ ان کی پیروی کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان کے طور طریقے اختیار کرنا تہذیب و تمدن کی علامت قرار پاتا ہے۔ ایسے لوگ اگر اپنی زندگی کی جلوتوں اور خلوتوں میں یکسانیت کا مظاہرہ کریں تو اس کے اثرات سے معاشرہ کا ایک وسیع طبقہ متاثر ہوگا۔

ہمارے ذہنوں میں ایک غلط بات راسخ ہو چکی ہے کہ ہر کام کی ذمہ دار حکومت ہے جب ہم خامی یا خرابی کو دیکھتے ہیں تو فوراً حکومت کو ہدفِ تنقید بناتے ہیں لیکن اسلام کے نزدیک معاشرہ کا ہر طبقہ، بلکہ ہر فرد استاد ہو یا شاگرد، خاوند ہو یا بیوی، باپ ہو یا بیٹا، صنعت کار ہو یا مزدور، زمیندار ہو یا کاشتکار، افسر ہو یا ماتحت تمام کے تمام اپنی صلاحیتوں کے مطابق جوابدہ ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے:-

ترجمہ:- "بے شک سننے کی قوت، دیکھنے کی قوت اور سوچنے سمجھنے کی قوت ان تمام کے بارے میں تم سے باز پرس کی جائے گی"

اسلام نے تمام طبقات کے حقوق و فرائض کی واضح طور پر نشاندہی کر دی ہے۔ یہ بجا ہے کہ ذمہ داریاں مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں جو لوگ اعلیٰ اور مؤثر مناصب پر فائز ہیں ان کی ذمہ داریاں بہر حال ان کے ماتحتوں کی ذمہ داریوں سے بہت زیادہ ہیں۔ لیکن ان کی زیادہ ذمہ داریاں دوسروں کو اپنی نسبتاً کم ذمہ داریوں کی انجام دہی سے مستثنیٰ نہیں کر سکتیں بدقسمتی سے ہم باتیں بنانے میں ساری قوموں پر فوقیت رکھتے ہیں اور ایسی باتیں بھی بڑے طمطراق سے ہزاروں، لاکھوں کے مجمع میں بے دھڑک کہتے ہیں جن پر عمل کرنے کا ہمارا اپنا کوئی ارادہ نہیں ہوتا"

(نوائے وقت میگزین۔ ملّی ایڈیشن بابت ۲۹ اپریل ۱۹۸۲ء صفحہ اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۲)

ہجرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات

بعض اہلِ یثرب کا قبولِ حق اور اُن کی تربیت کے انتظامات۔ حضورؐ کو مدینہ تشریف لانیکی دعوت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری، ربوہ

حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت جہاں حضورؐ کی کامیاب و کامران زندگی میں ایک نہایت اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے وہاں یہ حضورؐ کی صداقت کے ثبوت کے لئے نہایت کھلے کھلے اور ناقابلِ انکار معجزات بھی اپنے اندر رکھتی ہے اور ہجرت کے روشن اور درخشاں واقعات پر ادنیٰ اغور و تدبر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا رسول اور مامور من اللہ ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔

نبوت کے گیارھویں سال کی تبلیغی اہمیت

یوں تو دعویٰ نبوت کے بعد حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر سال ہی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے لیکن تبلیغی جدّ و جہد کے لحاظ سے نبوت کا گیارھواں سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نہایت ہی اہم سال ہے اس سال میں تکمیل ایمان و اسلام کی وہ بنیاد قائم ہوئی جس پر مدینہ پہنچ کر اسلام کے عروج اور اس کی فتوحات کی رفیع و عظیم عمارت استوار ہوئی۔ یہی وہ سال ہے جس میں مکہ مکرمہ سے گزر کر حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آوازِ حق طائف کی وادیوں میں گونجی۔ طائف سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کے ایک ایک گوشہ اور ایک ایک گھر میں پیغامِ رسالت پہنچایا۔ پھر مکہ کی حدود سے آگے سوق عکاظ میں شریک ہونے والے قبائل کو آپؐ نے اسلام کے پیغام سے روشناس کرایا۔ سوقِ ذوالمجاز بھی آپؐ کی تبلیغی سرگرمیوں سے ناآشنا نہ رہا۔ اس کے علاوہ زیارت بیت اللہ کے موسم میں مختلف اجتماعی مقامات پر آپؐ نے خدا کے کلام کی منادی فرمائی۔ اسی طرح لا نبوی میں بھی آپؐ نے میدان منا میں زائرین بیت اللہ میں سے بہت سے قبائلیوں کو کلمۂ توحید کی دعوت دی۔ لیکن ہر جگہ ایک سردارِ مکہ ابولہب آپؐ کا تعاقب کر کے لوگوں کو قبولِ حق سے روکنے کی کوشش کرتا رہا۔

اہلِ یثرب نبی آخر الزمان کے منتظر تھے

انہیں تبلیغی مہمات اور جدّ و جہد کے سلسلہ میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منیٰ تشریف لے گئے وہاں سے واپسی پر آپؐ نے عقبہ کے مقام پر جمع ہونے والے چند عازمین حج کو پیغام اسلام پہنچانے کا ارادہ فرمایا۔ یہ لوگ یثرب (مدینہ) کے رہنے والے تھے ہجرت نبوی سے پہلے تک مدینہ کا نام یثرب تھا۔ اور یہیں حضور کے ننہال تھے۔ اس لئے یہ لوگ آپ سے ناآشنا محض بھی نہ تھے۔ یہ لوگ یثرب کے یہودیوں کی ہموطنی کے باعث رسولوں اور نبیوں کی بعثت اور ان کی رسالت اور قیادت اور حشر و نشر کے مسائل سے بھی آشنا تھے اور یثرب میں رہنے والے یہودیوں کے اس عقیدہ سے بھی واقف تھے کہ اس زمانہ میں دنیا میں ایک آخری نجات دہندہ اور تسلی دینے والا نبی عنقریب مبعوث ہونے والا ہے جس کی بنا پر وہ لوگ اپنے یہودی ہمسائیوں کے منہ سے کبھی کبھی یہ طعنہ یا دھمکی بھی یثرب میں سنا کرتے تھے کہ اس آخری نبی کی بعثت کے بعد وہ یعنی یہودی اپنے ہموطن دشمنوں کو زیر کر کے ان پر غالب آجائیں گے اسی احساس برتری کی وجہ سے یثرب کے دوسرے باشندوں سے ان یہودیوں کا ایک نہ ختم ہونے والا تنازعہ چلا آرہا تھا۔ کبھی یہودی غالب آجاتے تھے اور کبھی یثرب کے دوسرے باشندے کامیاب ہو جاتے تھے اور پھر کچھ عرصہ کی کشمکش کے بعد صلح ہو جایا کرتی تھی۔ اور اسی مخالفت اور یہودیوں کے چیلنج نے یہودیوں ہی کی طرح یثرب کے دوسرے باشندوں کو بھی ایک نبی آخر الزمان اور موعودِ عالم کا منتظر بنا دیا تھا۔

اہلِ یثرب کی پہلی بیعت عقبہ

اہلِ یثرب کے اس ذہنی اور نفسیاتی ماحول میں جب انہوں نے نبی موعود صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی زبانِ مبارک سے ہی ان بعثت و رسالت کی خبر سنی۔ اور اس نبیؐ کے مبعوث ہو جانے کے بعد اس کی خدمت میں حاضر ہونے کی بجائے انہوں نے جب دیکھا کہ وہی نبی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود ان کے پاس تشریف لے آئے ہیں اور انہوں نے خود اپنی زیارت سے یثرب کے باشندوں کو حج کے موقع پر نوازا ہے تو پھر فطرتِ صحیحہ و سلیمہ کے لیے کہاں گنجائش باقی رہ گئی تھی۔ کہ وہ سرِ مو اس نبیؐ کے قبول کرنے سے انحراف کر سکتے چنانچہ عقبہ کے مقام پر اسی لمحہ چھ اہلِ یثرب کی پاک اور مقدس روحوں نے سید الاولین و الآخرین حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ حق پر لبیک کہا اور وہ فوراً اسلام و ایمان کی دولت سے مالا مال ہو گئے۔

اہلِ یثرب کی دوسری بیعت عقبہ

چنانچہ ان السابقون الاوّلون کے واپس یثرب پہنچنے پر یثرب میں کلمۂ اسلام کا ذکر ہونے لگا اور وہاں تبلیغِ حق کی بنیاد پڑ گئی چنانچہ سال بھر میں مزید چھ افراد نے یثرب میں اسلام قبول کیا۔ جنہوں نے دوسرے سال پھر حج کے موقعہ پر اسی دورۂ عقبہ کے مقام پر حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ اور مزید لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر کے یہ عہد کیا کہ ہم توحید کا اقرار کرتے ہیں ہم عبادتِ خداوندی میں مشغول رہیں گے اور کسی بھی نیکی کے حکم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انحراف نہیں کریں گے۔ زنا۔ سرقہ، اور قتلِ اولاد نہیں کریں گے کسی پر جان بوجھ کر بہتان نہیں لگائیں گے۔

بیعت کرنے کے بعد وہیں پر انہوں نے حضورؐ سے ایک معلّم کے لئے بھی درخواست کی اور حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعلیم کے لئے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ان کے ہمراہ بطور معلّم کے روانہ فرما دیا۔ چنانچہ وہ یثرب پہنچ کر حضرت سعد بن زرارہ کے گھر میں مقیم ہوئے اور روزانہ ایک ایک گھر پہنچ کر تبلیغِ دین کرنے لگے جس کی وجہ سے روزانہ مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔

حضرت مصعبؓ بن عمیر کی تبلیغی مساعی

حضرت مصعبؓ نے جس حکیمانہ اور مصالحانہ انداز سے تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا کیا اور جس خوبی سے مدینہ کے اُجڈ اور سر پھرے سرداروں کی پُرغرور پیشانیوں کو اسلام کے سنگِ آستاں پر لا جھکایا وہ اسلام کی تبلیغی تاریخ میں بڑا ایمان افروز اور حیران کن واقعہ ہے جسکی تفصیل تاریخ طبری اور ابن ہشام وغیرہ سے دیکھی جا سکتی ہے۔

حضرت مصعبؓ کی تبلیغ مدینہ میں برابر جاری تھی کہ سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر بنو عبد الاشہل اور بنو ظفر کے سرداروں نے باہم مشورہ کیا کہ مسلمانوں کو اپنے اپنے محلوں میں آنے اور یہ نعوذ باللہ بد دینی پھیلانے سے روکا جائے۔ چنانچہ اُسید نے پہل کی اور غصہ میں بھرے ہوئے حضرت مصعبؓ کے پاس گئے جو اس وقت چند مسلمانوں کو نصیحت فرما رہے تھے اُسید نے جی بھر کر مصعبؓ سے سخت کلامی کی مگر حضرت مصعبؓ نے کچھ ایسی خوش خلقی نرمی اور حکمت سے انہیں تبلیغ کی اور قرآن سنایا کہ اُسید کے لئے کلمۂ شہادت پڑھ لینے کے سوا چارہ نہ رہا۔ اسلام لانے کے بعد اُسید نے واپس آکر سعد بن معاذ کو بھی کسی بہانہ سے غصہ دلا کر مصعبؓ کے پاس بھیجا اور سعد سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا۔ چنانچہ غصہ سے بھرے ہوئے سعد حضرت مصعبؓ کے پاس آئے تو باوجود خراب نیت سے آنے کے نہایت قلیل عرصہ کی گفتگو سے اتنے متاثر ہوئے کہ وہ بھی اُسید کی طرح کلمہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام ہو گئے چنانچہ ان دونوں کے مسلمان ہونے کے بعد دونوں کے قبیلے بھی ایک ہی دن مسلمان ہو گئے۔

آخری بار بہتّر افراد نے عقبہ میں بیعت کی

حضرت مصعبؓ بن عمیر رضی اللہ عنہ کی پُر حکمت تبلیغ کا یہ اثر ہوا کہ ایک اور سال گزرنے پر یعنی ۱۳ نبوت میں زیارت بیت اللہ یا حج کے موسم میں یثرب کے مسلمانوں میں سے بہتّر افراد نے عقبہ کے مقام پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور ساتھ ہی درخواست کی کہ حضورؐ اور حضورؐ کے تمام ساتھی یثرب آجائیں تو وہ حضورؐ کی میزبانی کریں گے اور حضورؐ کے ساتھیوں کی اسی طرح حفاظت اور مدافعت کریں گے جیسے اپنے رشتہ داروں اور حلیفوں کی کرتے ہیں۔ اس پیشکش کے وقت حضرت عباسؓ نے جو ابھی دینِ قریش ہی پر قائم تھے اور خاندانی جذبہ رکھتے تھے۔ انصار سے کہا کہ تم بیعت تو کرتے ہو لیکن یہ واضح رہے کہ یہ عہد و پیمان اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنے کا مطلب سارے عالم عرب کو جنگ و جدال کا پیغام دینا ہے اس لئے ذرا سوچ سمجھ کر پیش کش کرنی چاہیئے اور اگر اس میں کوئی ذرا بھی تذبذب ہو تو بہتر ہے کہ اس کام میں ہاتھ نہ ڈالو۔

حضورؐ کو یثرب تشریف لانے کی دعوت

اس پر اہلِ یثرب میں سے حضرت براء بن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کی کتب۔ خطبات وغیرہ میں سے قیمتی، سبق آموز اور غور و فکر پیدا کرنے والے دلچسپ واقعات پیش خدمت ہیں۔ اس سلسلے میں قارئین کی شرکت کا خیر مقدم کیا جائے گا: (ادارہ)

افکارِ عالیہ

خدایا مجھے معاف فرما!

یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ دنیا کا ذرہ ذرہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ بے شک بادی النظر میں بعض چیزیں قابلِ اعتراض نظر آئیں گی لیکن جب بھی غور کیا جائے گا۔ انسان کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ہر کام بے عیب اور پُر حکمت ہے۔

لطیفہ مشہور ہے کہ کوئی ..... آدمی ایک دفعہ باغ میں گیا اور اس نے دیکھا کہ آم کے درخت پر تو چھوٹے چھوٹے پھل لگے ہوئے ہیں اور ایک معمولی سی بیل کے ساتھ بڑا سا حلوہ کدو لگا ہوا ہے وہ دیکھ کر یہ کہنے لگا کہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بڑا حکیم ہے مگر مجھے تو اس میں کوئی حکمت نظر نہیں آتی کہ اتنے بڑے درخت کے ساتھ تو چھوٹے چھوٹے پھل لگے ہوئے ہوں اور اتنی نازک سی بیل کے ساتھ اتنا بڑا حلوہ کدو لگا ہوا ہو۔ اس کے بعد وہ آرام کرنے کے لیے اسی آم کے درخت کے نیچے سو گیا۔ سویا ہوا تھا کہ اچانک ایک آم ٹوٹا اور زور سے اس کے سر پر آ لگا۔ وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور کہنے لگا۔ خدایا مجھے معاف فرما۔ اب تیری حکمت میری سمجھ میں آ گئی ہے۔ اگر اتنی دور سے حلوہ کدو میرے سر میں پڑتا تو میں تو مر ہی جاتا۔ غرض اس عالم کا ذرہ ذرہ گواہی دے رہا ہے کہ اس نے جو کچھ کیا ہے ٹھیک کیا ہے۔ دنیا میں ہزاروں نہیں لاکھوں قسم کے جراثیم پائے جاتے ہیں اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کیڑوں کو بلاوجہ پیدا کر دیا ہے مگر اب سائنس کی ترقی پر ثابت ہوا ہے کہ دنیا کا ہر کیڑا کسی اور کیڑے کی زہر کو مارنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور کوئی کیڑا بھی ایسا نہیں جو مفید کام نہ کر رہا ہو۔ کئی لاکھ کیڑوں کے متعلق یہ تحقیق کی جا چکی ہے اور علم حیوانات والوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہر کیڑا کوئی نہ کوئی مفید کام کر رہا ہے۔ اور کسی نہ کسی زہریلے مادے کو تباہ کرنے میں اس کا دخل ہے۔

(سیر روحانی جلد دوم صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰)

مرسلہ:- (بشریٰ سیّد بنت سیّد احمد علی شاہ صاحب ربوہ)

معزز ہوئے ہم تلواروں کے سائے تلے پلے ہیں۔ اس کے بعد ابو الہیثم رضؓ نے کہا یا رسول حصول مقصد کے بعد حضورؐ ہم کو چھوڑ واپس تو نہ چلے جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں بلکہ میرا مرنا جینا اب تمہارے ساتھ ہوگا"۔ اس بیعت کی شرائط میں دین کی اشاعت رسولؐ کی اطاعت و محبت، رسول اور اصحاب رسولؐ کی حفاظت و حمایت کی شرائط شامل تھیں بیعت کے بعد وہاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی میں سے تیرہ ۱۳ نقیب مقرر فرما دیئے جو اپنے اپنے حلقہ و اثر میں پہنچ کر اسلام کی تبلیغ کرنے لگے

مسلمان سب کچھ پیچھے چھوڑ کر ہجرت کرنے لگے

عقبہ کے مقام پر اہلِ یثرب کی اس دوسری بیعت کے حالات مشرکینِ مکہ کے کانوں تک بھی پہنچ گئے اور ان میں یہ خبر عام ہو گئی۔ کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ یثرب سے معاہدہ کر لیا ہے تاکہ اہلِ مکہ پر دھاوا بول دیا جائے۔ ایسی خبریں پھیلنے سے کفارِ قریش اب اور بھی زیادہ بھڑک اٹھے چنانچہ پھر مسلمانانِ مکہ پر ہر روز نئے نئے مظالم ڈھانے لگے اور نئے نئے طریقے مسلمانوں کو دکھ اور ایذا پہنچانے اور انہیں کمزور کرنے کے لئے استعمال کرنے لگے۔ ان حالات کے پیشِ نظر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کر کے یثرب چلے جانے کی اجازت دے دی چنانچہ مسلمان اپنی زمینیں جائیدادیں، مکانات، باغات مالِ تجارت اونٹنیاں، گھوڑے، اور بکریاں وغیرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیچھے چھوڑ کر ایک ایک دو دو کر کے خموشی سے یثرب (مدینہ) کی طرف ہجرت کرنے لگے۔ تاہم کفار نے انہیں مکہ سے جاتے جاتے بھی نہ چھوڑا انہیں دکھ اور نقصان پہنچانے سے ہاتھ نہ روکا۔

مہاجرین پر کفار کے مظالم

حضرت ابو سلمہؓ اپنی بیوی اُمّ سلمہ اور اپنے لڑکے سلمہؓ کے ساتھ یثرب جانے لگے تو مشرکین کو خبر ہو گئی چنانچہ بنو مغیرہ نے حضرت ابو سلمہ سے ان کی بیوی اور بنو عبد الاسد نے ان کے بچوں کو ان سے چھین لیا۔ لیکن اسلام کی یہ شان دیکھئے کہ حضرت ابو سلمہ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور اپنے اسلام کی حفاظت کے لئے تنہا یثرب روانہ ہو گئے۔ اسی طرح حضرت صہیبؓ ہجرت کرنے لگے تو ظالموں نے ان کا سارا مال و متاع چھین لیا۔ حضرت ہشام بن عاص مکہ سے جانے لگے تو انہیں پکڑ کر قید کر لیا اور حضرت عیاشؓ بن ربیعہ کو تو یثرب پہنچ جانے کے بعد بھی کفار دھوکے سے پکڑ کر مکہ لے آئے اور مکہ میں انہیں قید کر دیا۔

حضرت عمرؓ کی بہادرانہ ہجرت

انہیں ایام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے مکہ سے مدینہ کی جانب ہجرت فرمائی۔ آپ کی ہجرت حسبِ معمول نہایت جرأت مندانہ اور بہادرانہ تھی۔ آپ کی فطرت میں ہی نہ تھا کہ کسی سے ڈر کر یا خوف کھا کے کوئی کام کیا جائے۔ آپ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو حرم شریف میں ایک بلندی پر چڑھ گئے اور اپنا تیر کمان کفارِ قریش کو دیکھ کر بلند آواز سے اعلان کیا "اے لوگو میں عمرؓ ابن الخطاب مکہ سے ہجرت کر رہا ہوں اور یہ نہ سمجھنا کہ ڈر کر بھاگ رہا ہوں جس شخص کا دل چاہتا ہے کہ اس کی ماں اس کو روئے وہ حرم سے باہر آ کر مجھ سے ملے اور مجھے روک کر تماشا دیکھے ....."

حضرت ابو بکرؓ کی ہجرت کے ایمان افروز حالات

صحابہؓ میں سے حضرت عمرؓ کے سوا ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا جسے ستانے یا چھیڑنے یا مار پیٹ کرنے میں کفار کو کوئی خوف محسوس ہوا ہو حضرت عمرؓ کو ازل سے ہی اللہ تعالیٰ نے مظہرِ جلال بنایا تھا اور اسی لئے آپ کے ایمان لانے کے بعد اسلامی زندگی کا مکہ میں بھی ایک نیا دور شروع ہو گیا تھا۔

حضرت ابو بکرؓ نے بھی اس زمانہ میں ہجرت کا ارادہ کر لیا۔ غالباً یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت سے پہلے کی بات ہے آپ نے یثرب کا نہیں بلکہ حبشہ کا قصد فرمایا اور مکہ مکرمہ سے برک الغماد تک پہنچ گئے تھے۔ کہ ابن الدغنہ نے ان کے حالات معلوم کر کے انہیں اپنی حفاظت میں لے لیا اور انہیں کہا کہ میں تمہارا حامی ہوں اور تمہاری کفالت کرتا ہوں تم مکہ لوٹ چلو اور اپنے شہر میں ہی رہ کر اپنے خدا کی عبادت کرو چنانچہ حضرت ابو بکرؓ ابن دغنہ کے کہنے پر مکہ مکرمہ لوٹ آئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بخاری میں روایت کرتی ہیں کہ ابن دغنہ کی کفالت کے بعد میرے والد مکہ مکرمہ لوٹ آئے اور پھر ابن دغنہ نے تمام قریش کو کہا کہ ابو بکرؓ جیسا شخص نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے کیا تم ایسے شخص کو نکالے دیتے ہو جو ثواب کماتا ہے۔ عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک کرتا ہے بیکسوں کی کفالت کرتا ہے اور مصیبت زدہ کی اعانت کرتا ہے اور مہمان کی مہمان داری کرتا ہے۔ اس پر قریش نے ابن دغنہ کی امان کا انکار نہ کیا اور اس بات پر راضی ہو گئے کہ ابو بکرؓ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت اور نماز وغیرہ ادا کر لیا کریں اور جو چاہیں پڑھیں مگر اس کا باہر نکل کر اعلان نہ کریں کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے اس سے متاثر ہو کر پھنس جائیں گے اس پر ابن دغنہ نے یہی شرط ابو بکرؓ پر لگا دی حضرت ابو بکرؓ چند روز تک تو اس پر قائم رہے اور صرف اپنے گھر میں ہی نماز وغیرہ ادا کرتے رہے اور قرآن کریم بھی اپنے گھر کے سوا کہیں نہ پڑھتے مگر کچھ عرصہ بعد حضرت ابو بکرؓ کے دل میں خیال آیا کہ اس طرح ڈر کے رہنا اور خفیہ عبادت کرنا درست نہیں تو انہوں نے اپنے گھر کے سامنے اپنی ایک مسجد بنا لی اور اس میں اپنی نماز اور قرآن پڑھنے لگے۔ جسے سننے کے لئے مشرکین کی عورتیں اور بچے اکثر جمع ہو جاتے اور خوش ہو کر حضرت ابو بکرؓ کی طرف دیکھتے چونکہ وہ بہت رونے والے آدمی تھے اس لئے قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے انہیں اپنے آپ پر قابو نہ رہتا اور آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے۔ جس کا مشرک عورتوں اور بچوں پر اثر ہونے لگا۔

چنانچہ حضرت ابو بکرؓ کے اس طریق کار نے مشرکین کو خوفزدہ کر دیا کہ کہیں ان کے اہل و عیال مسلمان نہ ہو جائیں اور انہوں نے ابن دغنہ کو بلا کر شکایت کی ابو بکرؓ ان پر عائد کردہ پابندی پر قائم نہیں رہے بلکہ اپنے گھر کے آگے مسجد بھی بنا لی ہے۔ اگر وہ اس سے باز نہیں آئے تو تم اپنی امان واپس لے لو کیونکہ ہمیں تمہاری امان کا احترام مدِ نظر ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس پر ابن دغنہ میرے والد حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یا تم اپنے اوپر عائد کردہ پابندیوں پر قائم رہو اور یا پھر میری امان مجھے واپس کر دو۔ کیونکہ میں

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جرمن زبان میں ایک مؤقر دینی رسالہ کا اجراء

مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ

سوئٹزرلینڈ اور جرمن مشن ۱۹۴۹ء سے ایک ماہ نامہ رسالہ جرمن زبان میں "اسلام" کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔ یہ رسالہ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۶۲ء تک زیورک سے اور ۱۹۶۲ء سے ۱۹۸۱ء تک ہمبرگ اور فرانکفرٹ سے شائع ہوتا رہا۔ گذشتہ سال سوس اور جرمن مشن نے مرکز کو تجویز پیش کی کہ نئے حالات کے تقاضوں کے پیش نظر اس رسالہ کو بہتر بنایا جائے۔ چنانچہ ایک تفصیلی سکیم بنا کر بھجوائی گئی۔ وکالت تبشیر اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آخری اجازت کے مطابق یہ رسالہ اب سہ ماہی ہوگا اور زیورک سے شائع ہوگا۔ اس کا حجم پہلے سے کئی گنا زیادہ ہوگا اس میں اسلام کی تعلیم کے مختلف پہلوؤں، تاریخ اسلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور اور حضور کے کلمات طیبات، موجودہ زمانہ میں اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات اور دنیا کے مختلف مسائل کے حل کے لیے اسلامی تعلیم کی برتری کو پیش کیا جائے گا۔

اسی طرح موازنہ مذاہب، سوالوں کے جواب اسلام و احمدیت کے موافق و مخالف لٹریچر پر تبصرہ بھی شامل ہوگا۔ انشاء اللہ۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

وسط مارچ میں اس پرچہ کا پہلا ایشو منظر عام پر آگیا ہے۔ سوس اور جرمن اخبارات میں اشتہارات دیئے جا رہے ہیں نمونہ کے پرچے اخبارات، یونیورسٹیوں اور سوسائٹی کے ہر طبقہ کے منتخب افراد کو بھجوائے گئے ہیں۔ پہلے شمارہ میں چھپنے والے مضامین یہ ہیں۔

- قرآن کریم اور احادیث میں لفظ "جن" کن معنوں میں استعمال ہوا۔
  از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
- "اسلام میں عورت کا مقام"
  از حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب
- "اسلام اور نفسیاتی تجزیہ"
  از حضرت قاضی محمد اسلم صاحب مرحوم
- "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مذہبی شخصیت"
  ڈاکٹر ایچ براؤن۔ زیورک یونیورسٹی
- "اسلام میں خدا کا تصور"
  از شیخ ناصر احمد صاحب
- "قرآن کریم"
  از شیخ ناصر احمد صاحب
- "اسلام ـــ نظام مستقبل
  از شیخ ناصر احمد صاحب

اس کے علاوہ "شراب کی مناہی کی برکات" "مذہب میں جبر" سوال و جواب۔ کتب ریویو وغیرہ پرچہ کی زینت ہیں۔

ٹائیٹل پر بائیں طرف "منارۃ المسیح" ہے اور دائیں طرف "اسلام" لکھا ہے گویا ہم وہ اسلام پیش کرنا چاہتے ہیں جو اس زمانہ میں حضرت سیدنا حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر آنحضرت کی غلامی میں پیش فرمایا۔

پرچہ کے مدیر مسئول شیخ ناصر احمد صاحب ہیں اور ادارتی بورڈ میں خاکسار اور مکرم منصور احمد خان صاحب مبلغ انچارج جرمنی شامل ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اس رسالہ کو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ بابرکت و کامیاب بنائے اور اس کے مفید نتائج مرتب ہوں۔ آمین۔

تحریک وقف عارضی اور امراء اضلاع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تیسری بات جس کی طرف میں احباب جماعت، عہدیداران جماعت خصوصاً امراء اضلاع کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے عارضی وقف کے متعلق جماعت میں تحریک کی تھی .... امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد (وقف عارضی) کے پیش نظر اور خدمت اسلام کے لیے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔" (الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی)

ناظمین اطفال سے التماس

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت ۸ مئی سے ۱۷ مئی تک ہفتۂ وقف جدید دفتر اطفال منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ کو انتہائی کوشش اور دعاؤں کیساتھ کامیاب کرنیکی سعی کریں۔ کوئی طفل یا بچہ اس مبارک جہاد میں حصہ لیے بغیر نہ رہے۔ (سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قبولیت دعا کا ایک زندہ نشان

(رانا ناصر احمد۔ باب الابواب۔ ربوہ)

خاکسار اولاد کی نعمت سے محروم تھا۔ جب میری عمر چالیس سال سے تجاوز کر گئی تو ایک دن مجھے خیال آیا کہ ہم مانتے ہیں خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم اس بات پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ مالک ہے۔ اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرے گا میں نے خدا کے حضور عرض کی کہ اے خدا! تو مالک اور قادر و توانا خدا ہے مجھے اولاد عطا فرما۔ میں نے خود بھی دعائیں کیں اور سیدنا حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں بھی دعائیہ خط لکھتا رہا۔ حضور کی طرف سے تسلی بخش جواب آتے رہے۔ اس کے علاوہ جماعت کے بعض دوسرے بزرگوں کی خدمت میں بھی دعاؤں کے لیے لکھتا رہا۔ اسی اثنا میں میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ ایک آدمی حضرت اقدس ..... کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور! میرے ہاں اولاد نہیں۔ آپ دعا کریں خدا مجھے اولاد دے۔ حضور نے فرمایا ہم دعا ضرور کرینگے لیکن تم بھی بہت زیادہ استغفار کیا کرو کیونکہ تم استغفار کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا اور جب گناہ بخشے گئے تو انعام ملنے شروع ہو جائیں گے چنانچہ جب یہ روایت میں نے پڑھی تو کثرت سے استغفار بھی شروع کر دیا۔ دعائیں کرتے چھ سات سال گزر گئے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے میری متضرعانہ دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اپنے خاص فضل اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کی برکت سے ۶ اپریل ۱۹۸۲ء کو پہلی بچی سے نوازا۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نصیرہ تجویز فرمایا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

نومولودہ مکرم رانا عزیز احمد صاحب مرحوم چک نمبر ۸۸ ضلع فیصل آباد کی پوتی اور مکرم رانا احمد خان صاحب چک نمبر ج ب ر ۸۶ ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی دے اور نیک اور صاحب اقبال بنائے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو۔ اور امام وقت کی اطاعت کرنے والی ہو۔ آمین۔

ایک دوست کی وفات

مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح مبلغ انچارج تنزانیہ

مکرم برادرم مولوی عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی کی وفات کی خبر اخبار الفضل میں پڑھ کر بہت غم ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور درجات بلند فرمائے نیز ان کے والدین کرام بیوی بچوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم نہایت صابر و شاکر تھے اور تبلیغ کا جذبہ اور طریق انہیں خوب حاصل تھا۔ احمدیت کے بعض تاریخی واقعات اور معجزات کی تفصیل ہر سال موقعہ اور محل کے مطابق اپنی صحت کے زمانہ میں اخبار الفضل میں شائع کروایا کرتے تھے۔

مرحوم ۱۹۶۴ء سے مسلسل بیمار چلے آ رہے تھے ان کی بیماری اور حالات دیکھ کر اور پڑھ کر خیال ہوتا تھا کہ وہ بس چند دن کے مہمان ہیں۔ مگر سیدی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے مرحوم کو خارق عادت طور پر معجزانہ زندگی نصیب ہوئی۔ بیماری کے بعد آپ کی زندگی کا ہر دن ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کی قبولیت دعا کا ایک زندہ نشان تھا۔

جامعہ احمدیہ میں مرحوم مجھ سے غالباً دو سال آگے تھے۔ تدریسی دور میں بھی آپ نے نہایت با اخلاق اور عمدہ زندگی گزاری اور بڑی محنت سے حصول علم کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ پھر یہی حال آپ کا عملی زندگی میں بھی دیکھنے میں آیا۔ اگرچہ دنیاوی لحاظ سے نہایت غربت کی زندگی تھی لیکن اپنی خودداری کو برقرار رکھا۔ تکلیف برداشت کر لی مگر دست سوال دراز نہیں کیا۔

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم پر اپنی رحمت کرے اور اپنا قرب عطا فرمائے آمین۔

زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء

جلسہ سالانہ ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کا پروگرام زیر غور ہے۔ اس جلسہ میں جن مضامین پر تقریر کا کیا جانا آپ ضروری سمجھتے ہوں ان سے ۱۲ رمئی ۸۲ء تک نظارت اصلاح و ارشاد کو اطلاع دیں۔ یہ مدنظر رہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے حسب ذیل مقرر کردہ عناوین کے تحت آپ کے پیش کردہ عناوین ضرور آنے ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد - ربوہ)

عناوین ۱- ہستی باری تعالیٰ - ۲- دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ - ۳- وفات مسیح ناصری علیہ السلام - ۴- حضرت اقدس کی پیشگوئیاں - ۵- علم کلام حضرت اقدس - ۶- ممالک بیرون میں تبلیغ اسلام - ۷- عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات - ۸- احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟ ۹- فلسفہ احکام شریعت - ۱۰- فیضان نبوت محمدیہ - ۱۱- صداقت حضرت اقدس - ۱۲- مسئلہ خلافت حقہ اسلامیہ - ۱۳- سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم - ۱۴- جدید مذہبی تحریکات ۱۵- جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت - ۱۶- ذکر حبیب

حقیقی انصار بننے کا طریق

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"حقیقی انصار بننے کا طریق یہ ہے کہ ہم مشکلات اور مصائب اور مخالفتوں سے بے پرواہ ہو کر دین کی خدمت کریں..... اس ایثار کو اپنی زندگیوں میں قائم رکھتے چلے جانا ہمارا اولین فرض ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت جسے ہم بارش کی طرح برستے دیکھ رہے ہیں ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔"

انصار بھائیوں کے لئے خدمت دین کی خاطر تحریک جدید کا میدان کھلا ہے۔ ہر ممکن تعاون سے اس کے مالی جہاد کو مضبوط کریں اور یہ جذبہ نسل میں بھی پیدا کریں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان

ماہ صیام میں نماز تراویح کے واسطے بعض جماعتیں نظارت اصلاح وارشاد سے حفاظ کا مطالبہ کرتی ہیں۔ ایسے حفاظ جو نظارت ہذا کے انتظام کے ماتحت تراویح کے واسطے جانا چاہیں وہ اپنے نام اور پتہ جات سے ۳۱ رمئی تک نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ضروری اعلان برائے صدر لجنات

ہر شہر، قصبہ یا دیہات جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے وہاں کی صدر صاحبہ سے درخواست ہے کہ وہ دفتر لجنہ مرکزیہ کو فوری طور پر اطلاع دیں کہ ان کا انتخاب کس تاریخ کو اور کس سال ہوا ہے۔ اگر ان کے انتخاب کو تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے تو وہ فوری طور پر امیر صاحب ضلع کی زیر ہدایت انتخاب کروائیں جس میں حاضری کا کورم ۲/۱ ہونا لازمی ہے۔ نیز جن صدروں کا دو دفعہ انتخاب ہو چکا ہے یعنی ان کو کام کرتے ہوئے چھ سال یا اس سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے تو وہ بھی فوری طور پر دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

ہر ضلع کی صدر بھی اپنے اپنے ضلع کے مقامات کی صدروں کی فہرست مع تاریخ انتخاب مرتب کر کے فوری طور پر بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

میرے شوہر محترم ملک فضل حق صاحب گلشن اقبال کراچی کی وفات پر بہت سے بھائیوں اور بہنوں نے ہمارے گھر تشریف لا کر یا خطوط اور ٹیلیگراموں کے ذریعہ ہم سے تعزیت فرمائی۔ اور ہمارے صدمہ کو ہلکا کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت ہر ایک محسن اور کرم فرما کو فرداً فرداً خط لکھنا مشکل ہے۔ اس لئے میں الفضل کے ذریعہ ان سب بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا عطا فرمائے۔ نیز درخواست کرتی ہوں کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے خاوند مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا مورد بنائے۔ آمین۔

(انور بیگم - B ۲۱۱ بلاک ۶ گلشن اقبال کراچی ۲۴)

مطالعہ کتب اطفال الاحمدیہ

ماہ مئی میں "اسلام کی باتیں" اطفال کے مطالعہ کے لئے مقرر ہے۔ تمام اطفال اس کا مطالعہ کریں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۸۲/۴/۸ میں مکرم محمود احمد صاحب شرما ابن مکرم عبد الحمید صاحب شرما کے لئے دعا کا جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں غلطی سے فسٹ ایئر چھپ گیا ہے حالانکہ موصوف نشتر میڈیکل کالج ملتان میں فائنل ایئر کے طالب علم ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تقریب شادی

مورخہ ۲۳ راپریل بروز جمعہ عزیزم محترم اسد ظہور صاحب ابن محترم چوہدری ظہور الدین صاحب سنوری مرحوم سیالکوٹ کینٹ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ برات سیالکوٹ کینٹ سے فیصل آباد آئی جہاں دعا کے ساتھ تقریب رخصتانہ ہوئی۔

عزیز موصوف کے نکاح کا اعلان باجازت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے پانچ ہزار روپے حق مہر پر ۲۹ ر دسمبر ۱۹۸۰ء کو عزیزہ محترمہ روبینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب اعوان آف فیصل آباد کے ساتھ پڑھا۔

مورخہ ۲۴ راپریل کو مکرم اسد ظہور صاحب سنوری نے اپنی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بکثرت احباب جماعت اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(نصر اللہ خان ناصر ایم۔ اے شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

مذکورہ بالا حدیث نبوی کی روشنی میں ہم اپنے ماحول میں نیک کاموں کی تحریک کر کے بے حد و بے حساب ثواب کے حقدار بن سکتے ہیں۔ عہدیدار بھائی اور بہنیں اپنے ماحول میں خوشی کے مواقع پر تعمیر مساجد میں حصہ لینے کی تحریک فرمائیں تو وہ عظیم ثواب کے مستحق ٹھہریں۔ اس جہت سے لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی قابل ذکر ہے کہ وہ ایسا کوئی موقعہ ضائع نہیں کرتیں اور بہنوں کو تعمیر مساجد کے فنڈ کی طرف توجہ دلاتی رہتی ہیں۔ محترمہ بیگم صاحبہ مولانا عبد المالک خان صاحب صدر لجنہ متعلقہ نے مکرمہ زاہدہ اسلام صاحبہ بنت مکرم منظور احمد صاحب اور محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ بیگم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے خوشی کے موقع پر پچاس پچاس روپے کر تعمیر مساجد کے لئے بھجوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو حسنات دارین سے نوازے۔ دیگر عہدیدار بھائی اور بہنیں بھی اپنے اپنے ماحول میں اس کار خیر کا خیال رکھا کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مجلس مذاکرہ کا انعقاد

جماعت احمدیہ لیہ کے زیر اہتمام ۲۲ راپریل کو چوہدری عبد الرب صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی پر ایک مجلس مذاکرہ کا انعقاد ہوا جس میں شرکت کے لئے مرکز سے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب تشریف لائے۔ شام ۵½ بجے تلاوت قرآن پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ خاکسار خالد احمد شمس نے تلاوت کی اور محترم مولانا کا تعارف احباب سے کرایا۔ اس کے بعد محترم مولانا صاحب نے غیر احمدی دوستوں کو سوالات کرنے کی دعوت دی آپ نے نہایت مؤثر اور مدلل جوابات دیئے یہ پروگرام ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ اور بہت ہی دلچسپ ثابت ہوا اس میں تقریباً ۶۲ غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی جن میں وکلاء، پروفیسر اور پریس نمائندگان بھی شامل تھے۔ بیرونی جماعتوں سے بھی دوست کثرت سے شامل ہوئے۔ آخر میں مہمانوں کی تحفہ سے مشروب سے تواضع کی گئی۔ اور دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(خالد احمد شمس مربی سلسلہ مقیم لیہ)

اپنے اموال کی حفاظت کیجئے

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہو مگر ادا نہ کی جائے تو وہ دوسرے مال کو بھی تباہ و برباد کر دیگا۔

صاحب نصاب بھائیوں بہنوں کو چاہیئے کہ اپنے مالوں پر زکوٰۃ ادا کر کے ان کو ضائع ہونے سے بچائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

• ہمارے شفیق ہمدرد اور مہربان ماموں جان مکرم عطا محمد صاحب مورخہ ۱۰ اپریل بروز سہ شنبہ حرکتِ قلب بند ہونے سے ہم سب کو داغِ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم مخلص احمدی تھے اور ہر چھوٹے بڑے۔ اپنے اور پرائے کے ساتھ ہمدردی۔ اخلاص اور محبت سے پیش آتے تھے۔ اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ بوڑھی والدہ۔ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ سب بچے کم سن ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹ لے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان سب کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔ (نصیر الدین خان پورن نگر۔ سیالکوٹ)

• نہایت افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ میرے جواں سال بیٹے محمد اطہر کا ٹرک اور رکشا کے تصادم میں انتقال ہو گیا ہے۔ یہ حادثہ مورخہ ۲۸/۴/۸۲ بروز بدھ ۱۱ بجے شب اڈہ ٹرانسپورٹ فیصل آباد کے قریب پیش آیا۔ عزیز کو زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ وہاں پہنچتے ہی مرحوم نے دم توڑ دیا۔ عزیز کالج میں پڑھتا تھا۔ بڑا ہونہار اور جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ قرآن پاک کا حافظ اور نہایت خلیق اور ملنسار تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم نہ مٹنے والے نقوش دلوں پر چھوڑ گیا۔ عمر قریباً ۲۱/۲۰ سال تھی۔ جملہ احباب جماعت سے دعائے مغفرت کی درخواست کی جاتی ہے۔

(چوہدری محمد اسحٰق ولد چراغ الدین نمبردار مرحوم صدر جماعت احمدیہ گوکھووال ۲۷۶ R.B ضلع فیصل آباد)

• محترم مرزا نذیر احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ بنت مکرم مولوی قمر الدین صاحب مرحوم (شکار والے) بعمر ۵۳ سال ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد قضائے الٰہی سے مورخہ ۱۶/۴/۸۲ بروز جمعہ شام ۶ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اگلے روز بعد نماز عصر مسجد مہدی گول بازار ربوہ کی گراؤنڈ میں مکرم محترم مولوی نور احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب نے کثرت سے شرکت کی۔ بعد ازاں قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم و محترم صوفی خدا بخش صاحب زیروی نے دعا کروائی۔ مرحومہ کے پسماندگان میں تین لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبد الستار دارالرحمت وسطی ربوہ)

• ۹ اپریل ۸۲ء کو بوقت دس بجے صبح عنایت علی صاحب سندھی ولد کالے خان سکنہ چک ۸۴ ج۔ب سرشیر روڈ تحصیل و ضلع فیصل آباد قضائے الٰہی سے حرکتِ قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم سلسلہ کے ایک مخلص اور سرگرم کارکن تھے۔ جماعت کے لئے انہوں نے خود کو وقف کر رکھا تھا۔ جماعت کے کاموں میں نہ صرف ذوق و شوق سے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے بلکہ جماعت کی طرف سے آنے والے ہر عہدیدار سے ہر ممکن تعاون کرتے تھے۔ ایک نیک سیرت پرہیزگار، پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گذار، قول کے پکے، بڑے بے باک اور ہر ایک کے منہ پر کلمۂ حق کہنے والے انسان تھے۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ نماز جنازہ سید جماعت علی شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال نے پڑھائی۔ احباب کرام مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد یعقوب صدر جماعت احمدیہ چک ۸۴ ج۔ب سرشیر روڈ تحصیل و ضلع فیصل آباد)

• خاکسار کے خسر محترم محمد عباس خان صاحب آف کرناب ضلع پشاور ۲۳ اور ۲۴ اپریل ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب بمقام تربیلا ڈیم وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۴ اور ۲۵ اپریل کی درمیانی شب میت ربوہ لائی گئی جہاں ۲۵ اپریل کو ۱½ بجے بعد دوپہر مسجد المہدی گول بازار ربوہ کے قریب میدان میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور اس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(اللہ داد خاں علوی اپیل نویس نصیر آباد ربوہ ضلع جھنگ)

قائدین حضرات نوٹ فرماویں کہ اُن کے حلقہ میں کوئی طالب علم اپنی تعلیم ادھوری نہ چھوڑے۔

(مہتمم امور طلبا)

صحابیاتِ احمد جلد اوّل

اس جلد میں حضرت (اماں جان) کے سوانح شائع کئے جا رہے ہیں۔ کتاب بفضلہ تعالیٰ مکمل ہو چکی ہے اس میں نئے تاثرات بھی شامل کئے گئے ہیں اور بھی جو احباب قابل ذکر باتیں تحریر کریں گے اس میں شامل کر دی جائیں گی اور پھر محکمہ متعلقہ سے منظوری حاصل کی جائے گی۔ حضرت ممدوحہ کے احسانات اور دعاؤں کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج بلند فرمائے۔ آمین

(ملک صلاح الدین مؤلف اصحاب احمد معرفت نظارت خدمت درویشاں)

ضروری اعلان

کچھ عرصہ سے احباب کو اخبار الفضل کے بروقت نہ ملنے کی شکایت تھی اور روزانہ کافی تعداد میں پرچے پتہ کی چٹیں کٹی ہوئی صورت میں دفتر میں واپس آ رہے تھے۔ اس سلسلہ میں افسرانِ بالا سے مل کر یہ شکایات ان کے نوٹس میں لائی گئی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن دوستوں کو پرچہ باقاعدگی سے مسلسل نہ ملنے کی شکایت ہو یا دو دو چار چار پرچے اکٹھے ملتے ہوں۔ یا پرچے کم ملتے ہوں وہ ازراہ کرم اپنی شکایات اپنے مکمل پتہ کی چٹ نمبر کے حوالہ کے ساتھ مختصر الفاظ میں دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔ افسران بالا نے اس شکایت کو دور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ" مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے لئے اوّل، دوم اور سوم انعامات بالترتیب -/۲۰۰، -/۱۵۰ اور -/۱۰۰ روپے نقد مقرر ہیں۔ اطفال ابھی سے اس مضمون کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ شرائط درج ذیل ہیں

۱۔ مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

۲۔ پتہ اور تمام حوالہ جات مکمل اور صاف طور پر لکھے جائیں۔

۳۔ مضمون ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۱۹ مئی تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانا چاہیئے۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

میرے بیٹے شیخ اسد اللہ خان کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ذیشان خرم تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم شیخ عنایت اللہ مرحوم آف کوٹ مومن کا نواسہ ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرما دے، نیک و لائق بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (ماسٹر شیخ عبد اللہ آف کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

دلائل مذہبی، دعائیں اور اخلاق فاضلہ

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"یہی ہماری توپیں اور یہی ہماری تلواریں ہیں۔ ان ہی توپوں اور ان ہی تلواروں سے ہم نے دنیا کے تمام ادیان کو فتح کر کے اسلام کا پرچم لہرانا اور ان پر غلبہ و اقتدار حاصل کرنا ہے۔" (۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بقیہ ہجرتِ رسولؐ کے واقعات

نہیں چاہتا کہ اہلِ عرب سنیں کہ میں نے ایک شخص سے معاہدہ کیا تھا مگر اس نے میرے ساتھ کئے ہوئے معاہدہ کی پرواہ نہ کی اور خلاف ورزی کرنے لگا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اے ابن دغنہ میں تجھے تیری امان واپس کرتا ہوں اور میں صرف اللہ تعالیٰ کی امان پر راضی ہوں چنانچہ ابن دغنہ اپنی امان واپس لے کر اپنی ذمہ داری سے آزاد ہو گیا تاہم حضرت ابوبکرؓ اسی طرح اپنے گھر کے آگے بنائی گئی مسجد میں اپنی نماز اور تلاوتِ قرآن کرتے رہے اور مدینہ منورہ کو ہجرت کرنے کی تیاری کرنے لگے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- جلسہ سیرت النبیؐ

ہے ۔ اس سے یہ بات نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ مغرب کے مفکرین اسلام اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کر سکتے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اسلام کو سمجھتے ہیں ہاں یہ ضرور ہے کہ اُس عظیم شخصیت نے جو اثرات پیدا کئے ان سے وہ اس قدر متاثر ہیں کہ وہ اس حقیقت کو چھپا نہیں سکتے ۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان لوگوں کو صحیح اسلام کے بارے میں بتایا ہی نہیں گیا اور اگر کسی نے بتایا بھی ہے تو وہ غلط رنگ

اس لئے اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ آپ ان لوگوں کو اسلام سے روشناس کرائیں اور اُس کے لئے بہترین طریق یہی ہے کہ انہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی اور سیرت سے آگاہ کریں ۔

اس کے بعد محترم ملک مبارک احمد صاحب نے محترم ثاقب زیروی ایڈیٹر رسالہ "لاہور" کی ایک نعت

" وجود پاک تھا اس کا پیغمبری کے لئے
وہ اک چراغ تھا دنیا کی روشنی کے لئے "

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور برادرم نورالدین المحدث نے اس کا ترجمہ انگریزی میں سنایا جو کہ محمد ہارون لیلیٰ صاحب نے کیا تھا ۔

اس نظم کے بعد مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مبلغ و مشنری انچارج امریکہ تقریر کے لئے تشریف لائے ۔ آپ نے "محمدؐ" عورتوں کے حقوق کا محافظ" کے عنوان پر تقریر کی ۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن و حدیث کی روشنی میں اس انقلاب کا ذکر کیا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عورت کے حق میں بپا ہوا ۔

آپ نے بتایا کہ رسول کریمؐ کی بعثت سے قبل عورت کی کچھ حیثیت نہ تھی ۔ نہ اس کے کوئی حقوق تھے مگر آپؐ نے آ کر اُسے اس کے تمام حقوق دلائے اس کا رتبہ بلند کیا ' عزت بڑھائی اور معاشرے میں اس کو ایک اعلیٰ مقام دیا ۔ موصوف نے یونانی ' ہندو ' عیسائی ' یہودی اور چینی تہذیبوں میں عورت کے مقام کا اسلامی تمدن میں عورت کے مقام سے موازنہ کر کے یہ ثابت کیا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے عورت کو ایک اعلیٰ اور ارفع مقام عطا کیا ۔ نہ صرف عزت و تکریم کی تعلیم دی بلکہ اسکے تمام حقوق کا تحفظ کیا اور اس کے قدموں میں جنت رکھ دی ۔

محترم کلیم صاحب نے قرآن کریم کے ارشادات سے ثابت کیا کہ اسلام عورت کو وہی حقوق دیتا ہے جو مردوں کو ۔ آپ نے شادی بیاہ اور خُلع اور طلاق اور ایک سے زائد شادیاں کرنے سے متعلق اسلامی فلاسفی اور تعلیم پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ اسلام کسی لحاظ سے بھی عورت کی قدر و منزلت نہیں گراتا بلکہ بڑھاتا ہے ۔

اس کے بعد سوال و جواب کے وقفہ میں سامعین نے مختلف قسم کے سوالات کئے جن کے بھرپور معلوماتی جوابات دئے گئے اور آخر میں ہز ایکسی لینسی سفیر مالی نے حاضرین سے اختتامی خطاب فرمایا جس میں اس بات پر زور دیا کہ اسلام سے متعلق مغربی ممالک میں جو غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں انہیں دور کرنے کا خاطر خواہ انتظام ہونا چاہیئے اور انہیں صحیح اسلامی تعلیم سے روشناس کرانے کی کاوش ہونی چاہیئے

یہ اجلاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا ۔ الحمدللہ ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق بخشے کہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات آپؐ کے ارشادات ' سیرت طیبہ اور آپؐ کے نور کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلانے والے ہوں ۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت کی ان کوششوں میں برکت ڈالے ۔ آمین ۔

قرآن - اور سائنس

مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مکرم مرزا محمد دین صاحب ناظر استاذ الجامعۃ الاحمدیہ "قرآن اور سائنس" کے عنوان پر ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء ۵ بجے شام جامعہ احمدیہ کے ہال میں اپنا تحقیقی مقالہ پیش کریں گے طلبائے سابق جامعہ احمدیہ اور دیگر اہل علم حضرات سے شمولیت کی درخواست ہے ۔

(جنرل سیکرٹری مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ)

لک الحمد و الشکر یا ربنا

اللہ تعالیٰ نے میری بڑی بیٹی امۃ اللہ باری ایم اے کو شادی کے آٹھ سال بعد اولاد سے نوازا ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ ۔

نومولودہ چوہدری محمد شریف صاحب اسسٹنٹ مینیجر یو بی ایل کی بیٹی اور چوہدری محمد علی صاحب (نوکوٹ) کی پوتی ہے ۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گذار اور بزرگوں کا ممنون ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بچی کو نیک اور صاحب نصیب بنائے اور وہ ماں باپ کے لئے قرۃ العین ہو ۔

خاکسار غلام باری سیف ۔ ربوہ ۔

تقریب رخصتانہ

عزیزہ امۃ الرحمان سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل کی تقریب رخصتانہ ۲۶ اپریل ۸۲ء کو چار بجے سہ پہر مولوی صاحب موصوف کی قیام گاہ واقع فیکٹری ایریا ربوہ ہمراہ عزیز مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم شیخ محمد منیر صاحب دنیاپور ضلع ملتان بخیر و خوبی انجام پائی ۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب شاہد نے کی ۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے اس تقریب کی مناسبت سے حضرت نواب سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ کے چند دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے ۔ بعد ازاں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی ۔

تقریب رخصتانہ میں افراد خاندان حضرت اقدس میں سے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں اور محترم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کے علاوہ متعدد علماء سلسلہ ۔ جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور دیگر احباب ربوہ نے شرکت فرمائی ۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی اور محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے بھی ازراہ شفقت تشریف لا کر دلی دعاؤں کیساتھ دلہن کو رخصت کیا ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اپنے خاص فضل سے بابرکت کرے ۔ دولہا اور دلہن کو اپنی رحمتوں اور فضلوں کا مورد بنائے اور اس تعلق کو مثمر ثمرات حسنہ بنائے ۔ آمین ۔

ادائیگی زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے ۔

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید جان اعوان
مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے
میں ۱۵ ، ۱۶ مئی کو حاضر ہوں گے
منیجر مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

فرنیچر خریدنے کیلئے بہترین دکان
مون لائٹ صوفہ ہاؤس
اسپیشل لکڑی - دیدہ زیب ڈیزائن
اور
ماہر کاریگروں کا تیار کیا ہوا معیاری فرنیچر خریدنے کیلئے
مون لائٹ صوفہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
پر تشریف لائیں

برائے فوری فروخت
۱۶ مرلہ پلاٹ دارالعلوم غربی نزد ڈگری کالج فوری فروخت کیلئے موجود ہے
رابطہ خرید و فروخت کا مرکز
مسائل و وسائل کا سنگم
املاک کنسرن ربوہ ریلوے روڈ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمرا سٹیٹس فون ۳۸۵۲
۶۹۹ - اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ضروری اطلاع
بہنوں اور دوستوں کی اطلاع کے لئے
گذارش ہے کہ حضرت حکیم نظام جان صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ کے فرزند حکیم انوار احمد جان مورخہ ۷ - ۸ - ۹ مئی ۸۲ء مطابق جمعہ ہفتہ اتوار کو ربوہ میں بالمقابل ایوان محمود مطب فرمائیں گے ۔
ٹائم سنٹر بالمقابل ایوان محمود گولبازار ربوہ
منیجر :-